روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 25 فروری 2010ء 10 ربیع الاول 1431 ہجری 25 تبلیغ 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 44

خاص تذکرہ

حجۃ الوداع پر میدان عرفات کی شام رسول کریمؐ کو خاص دعاؤں کی توفیق ملی۔اس موقع کی ایک بڑی دردانگیز دعا احادیث میں مروی ہے۔معلوم ہوتا ہے حضرت عمرؓ کو بھی رسولؐ اللہ کی معیت میں یہ سعادت عطا ہوئی ہوگی۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ ایک دن حضرت عمرؓ کو دیکھ کر مسکرائے اور پوچھا ”اے عمر! جانتے ہو میں تمہیں دیکھ کر کیوں مسکرایا ہوں؟“ عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے عرفہ کی شام اپنے عبادت گزاروں پر نظر کر کے فرشتوں کے سامنے فخریہ رنگ میں ان کا ذکر کیا اور اے عمر! تمہارا ذکر بطور خاص ہوا“۔

﴿مجمع الزوائد جلد9 ص70﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں اور واصلین سے ہو جاویں۔ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔وہ انبیاء کے حالات کو دیکھیں۔یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صدہا ولی فی الفور بن گئے۔(۔) جب تک انسان آزمایا نہ جاوے فتن میں نہ ڈالا جاوے‘ وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزیدؒ وعظ فرما رہے تھے۔وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا‘ جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔اس کو آپؒ سے اندرونی بغض تھا۔اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسمٰعیل کو لے لیا۔کیونکہ وہ لوگ عیش وعشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔(۔) سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔کہاں سے ایسا صاحب خوارق آ گیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزیدؒ پر ظاہر کیں‘ تو انہوںؒ نے قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں۔اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں‘ تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ایک زمانہ تھا‘ جب میں بویا گیا‘ زمین میں مخفی رہا‘ خاکسار ہوا۔پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔کولہو میں پیسا گیا۔پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا؟

یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب وشدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جا کر بلا مجاہدہ وتزکیہ ایک دم میں صدیقین میں داخل ہو گیا۔قرآن شریف کو دیکھو کہ خدا کس طرح تم پر راضی ہو‘ جب تک نبیوں کی طرح تم پر مصائب وزلازل نہ آویں (۔) اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے۔پھر خدا نے ان کو قبول کیا۔

﴿ملفوظات جلد اول ص16﴾

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی کا موقع

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد، بیواؤں اور غرباء کی ضروریات پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 106 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔اسی طرح ساڑھے چھ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

کیا آپ نے حقیقۃ الوحی کا پرچہ حل کر کے بھجوا دیا ہے؟

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

ضرورت انسپکٹران

نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران کی آسامیوں کیلئے خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب کی درخواستیں مطلوب ہیں۔امیدوار کیلئے ایف اے کم از کم 45 فیصد نمبرز کے ساتھ پاس ہونا ضروری ہے۔ درخواست مع سندات میٹرک/ایف۔اے نیز مکرم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ 28 فروری 2010ء تک دفتر مال وقف جدید میں موصول ہو جائے۔ (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

مکرم احسان اللہ مانگٹ صاحب مربی انچارج گیانا

جماعت احمدیہ گیانا کا 28 واں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیانا کو 28 واں جلسہ سالانہ مورخہ 24 اور 25 / اکتوبر 2009ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

امسال حضور انور نے ازراہ شفقت برازیل، ٹرینیڈاڈ اور سرینام کے مربیان کرام کو جلسہ سالانہ گیانا میں شرکت کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ لہٰذا مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ سرینام، مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ برازیل اور مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر و مربی انچارج ٹرینیڈاڈ بھی تشریف لائے۔

پہلا دن

24 / اکتوبر کو بعد نمازِ ظہر و عصر جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر و مربی انچارج ٹرینیڈاڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد ایک نو احمدی مکرم عمر احمد گلاسگو نے اپنی روداد بیان کی کہ وہ کس طرح احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔ انہوں نے بتایا کے خلافت کے روپ میں اللہ تعالیٰ نے دین کو عالمگیر راہنما عطا فرمایا ہے اسی بات نے ان کو قبول حق کی طرف مائل کیا اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو خلیفہ وقت سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا جس کی یادیں زندگی بھر ان کو محظوظ کرتی رہیں گی۔ پہلے روز کی آخری تقریر مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ برازیل نے کی۔ پہلے اجلاس کی کارروائی میں بعض سرکاری افسران اور بعض مذہبی لیڈرز بھی شامل ہوئے۔

اجلاس کے اختتام پر مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر و مربی انچارج ٹرینیڈاڈ نے دعا کروائی۔

نمازِ مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم ابراہیم بن یعقوب امیر و مربی انچارج ٹرینیڈاڈ نے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دئے۔

دوسرا دن

دوسرے روز نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔

دوسرے روز کے اجلاس کی صدارت مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ برازیل نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب مربی سلسلہ نے دین حق کی پر امن تعلیم کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد ایک نو احمدی مکرم اسماعیل محمد نے اپنی روداد بیان کی کہ وہ کس طرح احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔ اس کے بعد چند احمدی بچوں نے دینی تعلیمات کے حوالہ سے چھوٹی چھوٹی احادیث نبوی اور آنحضرت ﷺ کی مدح میں قصیدہ تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود پیش کیا۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی بھی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر و مربی انچارج ٹرینیڈاڈ نے اپنی تقریر میں اس بات پر روشنی ڈالی کہ احمدیت کیسے آج کی دنیا میں امن کے قیام میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

اجلاس کے اختتام پر مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ برازیل نے دعا کروائی۔

امسال جلسہ کی حاضری 120 تھی۔

جلسہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پورے ملک میں پیغام پہنچانے کا ایک سنہری موقع عطا فرمایا۔ خاکسار نے نیشنل کمیونیکیشن نیٹ ورک جو کہ حکومت کا ٹیلی ویژن چینل پر 26 / اکتوبر 2009ء کو گیانا ٹوڈے (Today) میں 10 منٹ کا وقت دیا گیا۔ اس پروگرام کے میزبان نے برازیل، ٹرینیڈاڈ سرینام اور گیانا کے مربیان کرام سے انٹرویو کے دوران جلسہ کی غرض نیز ان کے ممالک میں جماعت کے متعلق دریافت کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ایک عمدہ موقع عطا فرما دیا۔ یہ پروگرام براہ راست پورے ملک میں نشر کیا جاتا ہے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے شیریں ثمرات عطا فرمائے اور اس کی برکات سے سب شرکاء کو نوازے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 22 جنوری 2010ء)

عزت والا اجر

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

''کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے پس وہ اسے اس کے لئے بڑھا دے اور اس کے لئے ایک بڑی عزت والا اجر بھی ہے'' (الحدید: 12)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

بیاد محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

رحلت سے ایک عالِم کے عالَم ہے غمزدہ
نادر وجود تھا جو جدا ہم سے ہو گیا
منبع تھے علم و فضل کے اس کے دل و دماغ
دیں کے لئے جو وقف تھے شام و سحر سدا
تنہا تھا وہ ادب میں ''حوالوں کا بادشاہ''
کیا خوب اس کو ''مرد خدا'' نے لقب دیا
تقریر اور تحریر میں اک امتیاز تھا
نادر حوالہ جات کا دریا بہا گیا
پروانہ تھا وہ شمع خلافت کا جاں نثار
جس وقت اس کو دیکھا وہ محو طواف تھا
کیسے بھلا سکیں گے ہم اس نادر وجود کو
جس کے ہر ایک نقش قدم پر ہے اک دیا
جب بھی کسی عنوان پر وہ لب کشا ہوا
وہ اپنی خوش گفتاری سے مجلس پر چھا گیا
اللہ نے اس میں رکھے تھے اوصاف اس قدر
کہ ''مین آف دی ائیر''[1] کا اعزاز پا گیا
یا رب صمیم قلب سے ہم بہر مغفرت
کرتے ہیں اس فدائی کے حق میں یہی دعا
درجات کی بلندی سے اس کو نوازیو
کیجو اسے فردوس میں اعلیٰ مقام عطا
شبیرؔ کو نہ بھولے گا وہ خوش نصیب دن
باغ و بہار ہستی کا جب ہمسفر ہوا[2]

چوہدری شبیر احمد

1 "Man of the Year"

2 ہم ایک تربیتی دورہ میں پشاور تک ہمسفر رہے۔

﴿پبلشر و پرنٹر﴾ طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ﴿مطبع: ضیاء الاسلام پریس﴾ ﴿مقام اشاعت﴾ دارالنصر غربی چناب نگر ﴿ربوہ﴾ قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی

حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم کی رفاقت کی خوشگوار یادیں

آج جس نابغہ روزگار وجود کا ذکرِ خیر مقصود ہے وہ ایک عالم باعمل تھا کہ جس کی موت کو ایک عالَم کی موت کہنا چاہئے، جو اپنی ذات میں ایک انجمن تھا، جو حوالوں کا بادشاہ تھا کہ سینکڑوں حوالے ازبر، جو کثیر المطالعہ تھا کہ ان گنت کتابیں مع مؤلّفین قلب وذہن کی لائبریری میں نقش، جس کا دماغ طلسماتی تھا اور حافظہ بلا کا۔ تاریخ پر دسترس ایسی کہ سینکڑوں واقعات مع حوالہ وتاریخ برنوکِ زبان۔ جو مناظرے کا پہلوان تھا اور خطابت کا شہسوار کہ شوکتِ سازو آواز اور سوزِ لَے سے سامعین کو جب چاہے رلائے یا ہنسائے، جو اپنوں پرایوں میں قبولِ عام کی سند پانے والا تھا، جو مجالس سوال وجواب کی رونق تھا، جو ذہین وفطین اور حاضر جوابی میں طاق تھا، تفننِ طبع کا یہ عالم کہ لطائف کی پھلجھڑیوں سے محفلیں کشتِ زعفران بنادے۔ تنوّع مزاج کی یہ کیفیت کہ ہر علم وفن کی خوشہ چینی میں دلچسپی۔ جو صاحبِ طرز ادیب تھا کہ عربی فارسی اُردو کے سینکڑوں اشعار زبان پر جاری، جو تحریر کا دھنی تھا کہ زندگی میں بیسیوں تصانیف کے باوصف موت کے بعد بھی سلسلہ مضامین صدقہ جاریہ کی طرح رواں دواں، جو محنت وریاضت میں یکتائے روزگار تھا، جو آہنی عزم کا مالک تھا، جو حلقہ دوستاں میں عجز وانکسار سے ریشم کی طرح نرم اور میدانِ کارزار میں شیرِ نر تھا، جو عاشقِ رسول ﷺ تھا اور اطاعت میں فرشتہ خصلت جو درِخلافت کا فقیر تھا اور امام الزمان کا والا وشیدا کہ جس نے اپنا زیادہ سے زیادہ وقت خدمت دین میں صرف کر کے عہدِ وقف کا حق ادا کر دکھایا۔ میری مراد حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخِ احمدیت سے ہے کہ خلافت احمدیہ کی برکت اور خلفائے سلسلہ کی صحبت نے جنہیں چار چاند لگا دئے اور وہ آسمانِ احمدیت پر ایک درخشاں ستارہ بن کر چمکے۔ الغرض مولانا موصوف کا وجود ایسا نہیں کہ اسے فراموش کر دیا جائے۔

راقم کی یادوں کا سلسلہ حضرت مولوی صاحب کے ساتھ اُس وقت سے شروع ہوتا ہے جب جلسہ سالانہ کے اجلاس شبینہ میں وہ ایک شعلہ بیان مقرر بن کر ابھرے۔ ہر چند کہ وہ ہمارا بچپن تھا مگر ان کی جوانی اور شعلہ بیانی یاد ہے۔ ازاں بعد اپنے شہر خوشاب کے جلسۂ عام میں ان کا بطور مقرر آنا بھی یاد ہے۔ ہمارے محلّہ آہیرانولہ کے باسیوں میں اہلسنت کے علاوہ سادات اور اہل تشیع بھی تھے جو اس زمانہ میں ایسے جلسوں میں بلا تفریق مذہب وملت بصد شوق شریک ہوتے تھے' مجھے یاد ہے ایک دفعہ مولوی صاحب موصوف خوشاب کسی جلسہ پر تشریف لائے انہیں کسی نے بتایا کہ بعض شیعہ حضرات بھی سامعین میں شامل ہیں۔ مجھے یاد ہے انہوں نے تقریر کا آغاز اپنی مخصوص لَے میں اس شعر سے فرمایا:

کٹا کر گردنیں بتلا گئے یہ کربلا والے
کبھی بندوں کے آگے جھک نہیں سکتے خدا والے

اور پھر حضرت امام حسینؑ کے مناقب اور عالی مقام ایسا بیان فرمایا کہ سامعین لٹو ہوگئے اور شیعہ حضرات نے تو اگلے روز پھر مولوی کی تقریر کا تقاضا کرنے لگے۔ ایک اور موقع پر آپ خوشاب کی ایک مجلس سوال وجواب میں کتابوں اور حوالوں سے مسلح ہو کر تشریف لائے تھے اور حوالے لہرا لہرا کر سامعین کو دکھائے اور خوب مطمئن کیا۔

الغرض حضرت مولوی صاحب کی صحبتوں اور رفاقتوں کی جو یادیں انگڑائیاں لے رہی ہیں ان میں سفرِ جہلم و راولپنڈی، دورہ لاہور، اجتماع انصاراللہ راولپنڈی، جلسہ مجوکہ، 1982ء میں تین ماہ تک مولانا کے ساتھ شعبہ تاریخ احمدیت میں خدمت، 1984ء میں آرڈیننس نمبر 20 کے خلاف شرعی کورٹ لاہور بینچ میں مکرم مجیب الرحمٰن صاحب کے کیس کی سماعت کے دوران دو ایک ماہ کی معیت، 1994ء میں جنوبی بھارت میں مناظرہ کوئمبتور کیلئے ایک ماہ سے زیادہ کی رفاقت، مجلسِ افتاء کے علاوہ کئی علمی کمیٹیوں اور اجلاسات میں ہمنشینی۔

یہ سلسلہ 1979ء میں خدام کے دوروں سے شروع ہوتا ہے جب مختلف دوروں، مجالس مذاکرہ، اجتماعات اور جلسوں وغیرہ میں ان کا ساتھ رہا۔ مولوی صاحب کی یہ خوبی ہمیشہ یاد رہے گی کہ وہ ہم سفر کو کبھی اکتاہٹ محسوس نہیں ہونے دیتے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام لاہور کے ایک سفر کا ذکر ہے، وحدت کالونی میں بعد مغرب مجلسِ مذاکرہ منعقد ہوئی۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور مولوی صاحب موصوف نے سوالات کے جواب دیئے۔ اس کے بعد دارلذکر لاہور کے مولوی عبدالمالک صاحب کی راہنمائی میں اپنی رہائش گاہ کو واپس لوٹے۔ سرراہے مولوی مالک صاحب اپنی ترنگ میں یا شوقِ مہمان نوازی میں یہ پیشکش کر بیٹھے کہ مولوی صاحب! سیون اپ لیں گے کہ شیزان یا پان؟ مولوی صاحب کی رگِ ظرافت بھی پھڑکی اور کیا برجستہ موزوں کہا کہ ''پہلے سیون اپ پھر شیزان پھر پان، اس کے بعد کے قہقہوں نے کھانے کے لیے چُورن اور ہاضمون کا کام کر دکھایا۔ اس طرح مولوی صاحب کی پھلجھڑیوں سے محظوظ ہوتے ہوئے اس سفر سے ہماری واپسی ہوئی۔

مولانا موصوف بطور واقف زندگی سفر میں احتیاط کے کئی تقاضے ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔ مثلاً تقریر سے پہلے کبھی کھانا تناول نہ کرتے اور فرماتے کہ اس سے مضمون منتشر ہو جاتا ہے اور دوران تقریر وہ دلجمعی نہیں رہتی۔ ہر چند کہ اس کی وجہ سے بعض دفعہ فاقہ کی قربانی بھی دینا پڑتی مگر اپنا اصول نہ بدلتے۔ اسی طرح کھانے کے دوران خصوصاً موسم سرما میں گرم پانی کا استعمال کرتے اور فرماتے کہ واقف زندگی کا گلا بھی وقف ہوتا ہے۔ اس کی حفاظت اس لئے لازم ہے۔ اور اس بات کا اتنا خیال تھا کہ کوئمبا تور جنوبی ہندوستان کے سفر میں ہمارے گلے سوزش سے خراب ہو گئے۔ مقامی طریق علاج کے مطابق میزبان اہل خانہ بڑی محبت سے ہلدی مِلا گرم دودھ لے کر آئے۔ مولوی صاحب موصوف کو اپنے وقف گلے کے خیال سے ممکنہ مضر اثر کا تحفظ دامنگیر رہا۔ مگر جب ہم نے یہ خوشگوار نسخہ آزمانے کا تہیہ کر لیا تو مولوی صاحب نے بھی ہر چہ بادا باد کہہ کر پیالہ منہ سے لگا لیا۔ اگلے روز تو پھر اس کا تقاضا تھا۔

1979ء کی بات ہے۔ جہلم، راولپنڈی اور اسلام آباد کی جماعتوں کے زیرِ انتظام سیرۃ النبیؐ کے جلسے تھے۔ مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور خاکسار جہلم کے جلسہ کے بعد راولپنڈی پہنچے تو پتہ چلا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جلسہ میں میرے علاوہ مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور حضرت میاں صاحب کی تقاریر دلپذیر ہوئیں۔ اگلے روز اسلام آباد کی موجودہ بیت الذکر کی تعمیر سے پہلے جو دالان سا تھا وہاں جلسہ سیرت النبی ہوا۔ جنرل عبدالعلی صاحب ملک کے زیرِ صدارت اس جلسہ میں رسول اللہؐ کی اہلی زندگی کے بارہ میں خاکسار کی پہلی تقریر تھی۔ اس کے بعد مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور پھر حضرت میاں صاحب کے شاندار خطاب ہوئے۔ اگلے روز واپسی سفر کے لئے میاں صاحب نے اپنی کار میں ربوہ لے جانے کی پیشکش بھی فرمائی۔ صبح مکرم فضل الرحمان صاحب حال امیر راولپنڈی کے گھر ناشتہ کے بعد مکرم وحید صاحب امیر ضلع کے ہاں نشست ہوئی اور پھر براستہ جہلم، گوجرانوالہ، شیخوپورہ جی۔ٹی روڈ سے واپسی۔ برادرم مکرم ملک خالد مسعود صاحب بھی ہمراہ تھے۔ حضور نے آغاز سفر میں ہی مولانا دوست محمد شاہد صاحب پر یہ دلچسپ شرط عائد فرما دی کہ آپ دوران سفر کبھی خاموش نہیں ہوں گے۔ چنانچہ اس ارشاد کی خوشگوار تعمیل سے ہم پورے سفر میں محظوظ ہوتے رہے۔ خاموشی کے وقفوں میں خود حضور نے بھی بعض عمدہ ادبی باتیں اور اعلیٰ اشعار سنائے۔ اور یہ پُر لطف سفر اختتام پذیر ہو گیا مگر اس کی یادیں اب بھی دل کو لبھاتی ہیں۔ مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے علمی وادبی لطیفے، ایک خاص مسلک کے مولوی حضرات کی کانفرنس کا حال ''ہزار مسئلہ'' اور دیگر کئی شگفتہ مذاق کی باتیں سنائیں۔ دوران سفر حضرت میاں صاحب نے گوجرانوالہ کے مشہور تکوں سے مہمان نوازی کے علاوہ اور راستہ میں رُک کر ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت پڑھا کر روحانی ضیافت بھی فرمائی۔

1982ء میں خاکسار کو مولوی صاحب موصوف کے زیر سایہ تین ماہ گزارنے کا موقع ملا۔ ہوا یوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے عاجز کے تخصّصِ حدیث کے دوران بعض دعوت الی اللہ کی رپورٹس علم میں آنے پر میرے بارے میں یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ یہ تو مربی زیادہ اچھا ہے۔ اسے جامعہ کی بجائے میدانِ عمل میں ہونا چاہیے، پہلے تین ماہ کے لیے حضور نے خاکسار کا تقرر مولانا دوست محمد صاحب کے ساتھ شعبہ تاریخ میں کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے علمی حوالہ جات وغیرہ کا طریق سیکھنا ہے۔ اس دوران بھی حضور میری کارکردگی کے بارہ میں استفسار کر کے راہنمائی فرماتے رہے۔ ایک دفعہ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ملاقات کے دوران گیسٹ ہاؤس میں فرمایا کہ مولوی صاحب سے پختہ دلائل سیکھ رہے ہونا! میرے بے اختیار مسکرانے پر فرمایا تم تو ہنسنے میں بھی ان کی طرح لگے ہو۔ مولانا موصوف کے ساتھ تین ماہ کی رفاقت میں انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ انہیں نہایت محنتِ شاقہ کرنے والا، پابندی وقت کا اہتمام کرنے والا پایا۔ سادہ طبع اور درویش صفت بزرگ پایا۔ آپ واقعی اس بزرگ مسیح کے سچے غلام تھے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جاتا تھا، انہیں کبھی کوئی لمحہ ضائع کرتے نہ دیکھا۔ مطالعہ یا تحقیقی وعلمی کام کرتے ہوئے بھی ساتھ چٹکلے چھوڑتے جاتے اور شگفتگئی مزاج سے ساتھیوں کی تھکاوٹ دور کرتے رہتے۔ دفتر میں روزانہ ساڑھے دس یا گیارہ بجے چائے کا وقفہ مقرر تھا۔ جس میں چائے کے ایک کپ کے ساتھ کوئی ہلکی پھلکی چیز بسکٹ یا نمک پارے وغیرہ ہوتے تھے جس کے اخراجات باہم چندہ کر کے جمع ہوتے تھے۔ ہر کام میں انہاک کا یہ عالم تھا کہ اس وقفہ چائے کے دوران بھی دفتر کے دروازے بند بلکہ مقفل کر دیئے جاتے تاکہ بے جا آمدورفت سے اس میں حرج واقع نہ ہو۔ یوں تین ماہ آنکھ جھپکتے گزر گئے اور ہماری سادہ مگر پُر وقار الوداعی تقریبِ چائے کا وقت آ گیا جس میں نمک پاروں کے ساتھ برفی کا اضافہ بطورِ خاص کیا گیا تھا۔

الغرض مولانا موصوف مرنجان مرنج انسان تھے۔ مولوی موصوف کی صحبتِ سہ ماہی میں حوالہ جات کی تلاش کے علاوہ مضمون لکھنے کا طریق اور آداب بھی ان

سے سیکھے۔ان کا طریق تھا کہ پہلے مواد جمع کرتے اور مختلف حوالے اکٹھے کر لیتے' بعد میں انہیں ترتیب دے کر بہت جلد اور بآسانی مضمون تیار ہو جاتا۔ملاقاتیوں سے نہایت مختصر اور معین بات کر کے وقت بچا لیتے تھے۔اور اگر کسی ضروری کام میں ہمہ تن مصروف ہوتے تو قرآنی حکم اِرجِعُوا (یعنی جب تمہیں واپس لوٹ جانے کے لئے کہا جائے تو واپس ہو جاؤ) پر بھی عمل کرواتے اور ملاقات سے معذرت کر لیتے۔

مولانا کی صحبت میں انکی درویشی کا عالم بھی دیکھا اور زمانہ قادیان کے اُن دنوں کا حال بھی خود ان کی زبانی سنا جب بقول ان کے وہ جلد سازی کے ذریعہ مشقت و محنت سے گزارہ کرتے رہے،فرماتے تھے اسی زمانہ میں کتابیں جمع کرنے اور لائبریری کا چسکا پڑا۔ اس وقت مولوی صاحب کی ذاتی لائبریری میں ہزاروں کتابیں ہیں۔اور پھر خدا کا شکر ادا کرتے تھے جس نے آج یہ فضل و کرم فرمایا۔

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
وعدے ہوئے وہ پورے کئے جو حضور نے

حضرت مولوی صاحب قواعد و ضوابط کی پابندی کی شرط کے ساتھ اپنے ساتھیوں اور کارکنوں کیلئے نرم گوشہ رکھتے تھے۔عید وغیرہ کے موقع پر اپنا دل پسند عطر تحفے میں دیا کرتے تھے۔اور ان کے لئے مرغوبِ خاطر تحفہ کوئی کتاب یا حوالہ ہوا کرتا تھا۔خاکسار جب ایسا کوئی تحفہ پیش کرتا تو اپنے والا نامہ میں تشکر و امتنان کی حد کر دیتے۔جیسے خاتم الاولیاء والی حدیث کا قدیم شیعہ لٹریچر سے حوالہ ملنے پر انہوں نے شکریہ ادا کیا۔

اسی سلسلہ میں یاد آیا خاکسار کو ایک عرصہ تک رمضان میں بیت المبارک میں تراویح پڑھانے کی سعادت میسر آتی رہی۔ ان دنوں مولوی صاحب موصوف کی صحت اچھی تھی اور وہ باقاعدگی سے نماز تراویح کھڑے ہو کر ادا فرماتے تھے۔میرے پاس ایک جیبی قرآن کا نسخہ تھا جن کے دس دس پاروں کے تین حصے کئے ہوئے تھے۔کثرت استعمال سے اس حمائل کی جلد قدرے میلی ہو چکی تھی ایک دفعہ مولوی صاحب کی نظر اس پر پڑ گئی۔ مجھے فرمایا کہ یہ حمائل ایک روز کیلئے مجھے عنایت کریں گے؟ میں نے قدرے تعجب و توقف سے حامی بھر لی۔اگلے روز جب وہ حمائل لے کر آئے تو میں پہچان نہ سکا کیوں کہ اس کے اوپر خوبصورت اور دیدہ زیب ابری کے ورق لگے تھے۔ اس طرح باری باری تینوں حمائل مجھے نئی کر کے دے دیں۔اور ہماری زبان پر بے اختیار انہیں کے بقول یہ مصرع لمبا عرصہ جاری ہو ہو جاتا رہا۔

اس سے بڑھ کر تجھے توفیق خدا دے ساقی

مولانا موصوف لمبا عرصہ بیت المبارک کے امام الصلوٰۃ بھی رہے۔ باضابطہ طور پر حضرت خلیفہ رابع نے 19 راگست 1983ء کو بیرون ملک تشریف لے جاتے ہوئے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا کہ ''(بیت) مبارک میں نمازوں کے لئے مکرم مولوی دوست محمد صاحب پھر حافظ مظفر احمد صاحب بالترتیب امام الصلوٰۃ ہوں گے خطبہ جمعہ کے متعلق امیر مقامی کو اختیار ہے کہ خواہ وہ مقررہ امام الصلوٰۃ میں سے یا ان کے علاوہ کسی اور کو مقرر کرے یا خود خطبہ دے''۔

(خطبات طاہر جلد 2 ص 434)

حضرت صوفی صاحب کی وفات کے بعد صحت کے زمانہ تک مولوی صاحب نے کمال باقاعدگی اور احساس ذمہ داری سے یہ فریضہ ادا کیا۔آپ حدیث رسول ﷺ کی تعمیل میں امامت کراتے ہوئے نسبتاً مختصر نماز کا اہتمام فرماتے تھے (سائیکل پر اپنے دفتر سے نمازوں پر آنے کا التزام کرتے۔ایک دفعہ سائیکل پر آتے ہوئے گر جانے سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ایک عرصہ تک صاحب فراش بھی رہے) 1985ء مولوی صاحب موصوف کے انگلستان میں قریباً ایک سال کے قیام اور ان کی بیماری کے دوران میں خاکسار کو یہ توفیق ملتی رہی۔ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد خطبات جمعہ و عیدین میں الفاظ و مضمون کے استعمال میں احتیاط کے تقاضے بڑھ گئے تو یہ ذمہ داری صف دوم کے واقفین زندگی کے سپرد کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔تا کہ حتی الوسع ان سے پابندیوں کی احتیاط کروائی جائے اور مقدمہ وغیرہ صورت میں وہ اس کا بھی سامنا کر سکیں اس موقع پر نظام جماعت کی طرف سے خاکسار کو بھی لمبے عرصہ تک حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور پھر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ للہ کے ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ہونے کے زمانہ میں خطبات جمعہ و عیدین کا موقع ملتا رہا۔ ہر چند کہ اس سے پہلے مولانا بھی یہ خدمات بجالاتے تھے۔مگر بڑی فراخدلی کے ساتھ ان خطبات پر حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ اور یہ ان کی وسعت حوصلہ اور حسن نظر تھا۔

مولوی صاحب موصوف نے ذہن رسا پایا تھا۔ خود سناتے تھے کہ مدرسہ احمدیہ قادیان کے زمانہ طالبعلمی میں قادیان سے وطن مالوف پنڈی بھٹیاں اور وہاں سے چنیوٹ آنا ہوا۔ جہاں کسی احمدی کی تقریب شادی میں اعلان نکاح کا مسئلہ درپیش تھا۔اس علاقے میں یہ روایت معروف تھی کہ جس کا اپنا نکاح ہو چکا ہو وہی اعلان نکاح کا مجاز ہے۔ ہر چند کہ مولوی صاحب موصوف غیر شادی شدہ تھے احباب کے اصرار پر اعلان نکاح کرنے پر آمادہ ہو گئے۔عین نکاح کے وقت کسی منچلے نے یہ سوال داغ دیا کہ مولوی صاحب! کیا آپ خود شادی شدہ ہیں؟ اب نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن۔ مولوی صاحب نے کمال فراست سے کام لیتے ہوئے انکار کیا نہ اقرار۔صرف اتنا کہا کہ ''اجی حضرت! بس اولاد نرینہ کے لئے دعا فرمائیے'' اور یوں آئی بلا ٹل گئی اور نکاح بخیر و عافیت انعقاد پذیر ہوا۔مولوی صاحب اپنے سفروں کا بھی حال سناتے تھے کہ کس طرح ابتدائی دور میں مشکل اور دقّت طلب سفر وسائل کے نہ ہوتے ہوئے کرتے رہے۔ربوہ میں جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر تحصیل حافظ آباد سے پرالی اکٹھی کرنے کی ایک مہم بڑی دلچسپی سے سنایا کرتے تھے جس میں افسر جلسہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا دیا ہدف پورا کر دکھایا۔

اسی طرح 1984ء کے آرڈیننس کے بعد خصوصاً اکبرالہٰ آبادی کا یہ شعر ان سے بہت سنا۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

مولوی صاحب موصوف حاضر جواب بھی خوب تھے اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کے شاگردان رشید میں سے تھے اور اس کا ذکر بجا طور پر فخر سے کیا کرتے تھے۔کئی سفروں میں اپنے استاد کی ہمراہی کا شرف رہا۔ بیان کرتے تھے کہ ایک ان کے ساتھ تربیتی کلاس کے لئے پشاور جانے کا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب موصوف نے ازراہ تفنن فرمایا:۔

''آپ بڑے ہوشیار ہو جب خدام کی کلاس ہو تو اس میں شامل ہوتے ہو جب انصار کی کلاس ہو تو وہاں بھی حاضر۔ اصل میں تم ہو کیا؟'' انصار میں سے یا خدام سے؟ فوراً حاضر جوابی سے عرض کیا میں دراصل خادمِ انصار ہوں۔

1984ء میں جب جماعت کے خلاف ناروا پابندیاں عائد کی گئیں تو مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ وغیرہم چار درخواست دہندگان نے شرعی کورٹ میں ان کو چیلنج کیا تھا۔ لاہور بینچ میں اس کی سماعت وسط جولائی میں مقرر ہوئی۔خاکسار بھی ان درخواست دہندگان میں شامل تھا تا کہ اس کیس کی تیاری میں مکرم مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کی علمی معاونت کی جا سکے۔کیس کی سماعت کے دوران ہمارے ساتھ علماء کے وفد میں مولانا دوست محمد شاہد صاحب بھی شامل تھے۔ اس دوران قریباً ایک ماہ ہمیں دارالذکر لاہور میں قیام کا موقع ملا۔روزانہ عدالت میں ہونیوالی بحث اور فریق ثانی کی بحث کے جواب کی تیاری میں بعض دفعہ ایک دو بجے رات تک جملہ احباب بڑی بشاشت سے کام کرتے۔مولوی صاحب موصوف نے بھی کمال انکسار اور تواضع سے کیس کی تیاری کے دوران مطلوبہ حوالہ جات کے لئے بھرپور تعاون فرمایا۔ان دنوں خاکسار کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں لندن بھجوائی گئی ایک رپورٹ پر جملہ ساتھیوں کے لئے حضور کے مکتوب میں یہ دعائیہ اور حوصلہ افزاء تاریخی ارشاد ملا تھا'' پیارے عزیزم حافظ مظفر احمد صاحب! اللہ تعالیٰ جس احسن رنگ میں آپ کو اور آپ کے رفقائے کار کو خدمت کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما رہا ہے الحمد للہ۔ یہ ایک عظیم سعادت ہے۔ جو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھی اور یاد کی جائے گی اور آنے والی نسلیں آپ پر سلام اور رحمتیں بھیجیں گی۔ اللہ مسلسل آپ کی روح القدس سے مدد فرماتا رہے''۔

(مکتوب حضور رحمہ اللہ محررہ 26 اگست 1986ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجالس سوال و جواب میں مولوی صاحب موصوف اور خاکسار کو مطلوبہ حوالہ جات پیش کرنے کی توفیق حضور کے آغاز خلافت سے ملتی رہی۔ایک مجلس عرفان میں مولوی صاحب کے بعض حوالے پیش کرنے پر حضور نے فرمایا:

مولوی دوست محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حوالوں کے بادشاہ ہیں۔بہت جلدی ان کو حوالہ ملتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ جب قومی اسمبلی میں پیش ہوئے تھے۔وہاں بعض غیر از جماعت دوستوں نے آپس میں تبصرہ کیا اور بعض احمدی دوستوں کو بتایا کہ ہمیں تو کوئی سمجھ نہیں آتی۔ہمارے اتنے موٹے موٹے مولوی ان کو ایک ایک حوالہ ڈھونڈنے کے لئے کئی کئی دن لگ جاتے ہیں لیکن ان کا پتلا دبلا سا مولوی ہے اور منٹ میں حوالے ہی حوالے نکال کر پیش کر دیتا ہے۔

(الفضل 11 جون 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایم ٹی اے پر رمضان میں درس القرآن اور بعد میں ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں حسب ضرورت حوالہ جات بھجوانے کی اعزازی خدمت میں بھی مولانا صاحب موصوف اور خاکسار حتی المقدور حصہ لیتے تھے اور حضور گاہے بگاہے مختلف رنگ میں ازراہ شفقت ہمارا تذکرہ فرما دیا کرتے تھے۔ایک دفعہ ہم دونوں نے کچھ حوالے بھجوائے زیر بحث موضوع آیات قرآنی کا شان نزول تھا حضور نے ہم دونوں کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا ''یہ علمی کام ہے جس کی میں توقع رکھتا ہوں کہ ہمارے علماء آپس میں معاملہ طے کر کے تو اس کام کو آگے بڑھائیں گے۔اس ضمن میں زیادہ سے زیادہ ذہن تو حافظ مظفر احمد صاحب کی طرف جاتا ہے۔ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ عطا فرمایا ہے اور مولوی دوست محمد صاحب کو بھی ایک ملکہ عطا فرمایا ہے کہ جہاں بھی اچھی روایات ہو وہ زیادہ سے زیادہ سمیٹتے ہیں اور درایت پر اس معنے میں اعتبار کرتے ہیں کہ بہت اچھی بات لگ رہی ہے لیکن روایت کے معاملے میں اتنی احتیاط نہیں کرتے جتنی حافظ مظفر احمد صاحب نسبتاً بہت زیادہ کرتے ہیں۔تو مولوی دوست محمد صاحب اس پہ ناراض نہ ہوں کیوں کہ ان کی جو خدمتیں ہیں قرآن کریم اور احادیث اور سلسلے کے لٹریچر حضرت مسیح موعود کے کتب کے تعلق میں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ یہ چھوٹی سی بات جو ان کے ولولے سے تعلق رکھتی ہے اس کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تو ان کی ایک بڑی عظمت ہے اور اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے''۔

(درس القرآن 19 جنوری 1998ء)

مولانا کی خلافت سے بے لوث محبت اوراطاعت کا یہ عالم تھا کہ درس کے بعد جب ہم بیت مبارک میں ملے تو میں خجالت سے چھپ رہا تھا کہ مولوی صاحب موصوف نے ڈھونڈ نکالا اور حضور کے اس ذکر خیر پر مبارک باددی۔

1994ء میں حسب ارشاد حضرت خلیفہ رابع مولانا موصوف کے ساتھ ایک ماہ سے زائد تک بھارت کا طویل سفر کرنے کا موقع ملا۔ جسکی یادیں ناقابل فراموش ہیں۔ اس کی تقریب یوں ہوئی کہ جنوبی ہندوستان میں مدراس کے علاقہ کوئمباتور (Coimbatoor) (جوصوبہ کیرلا کے قریب ہے) میں سعودی عرب سے تعلیم یافتہ عالم مولوی زین العابدین صدر جمعیۃ القرآن والحدیث نے احمدیوں کو مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ حفظ امن کی ضمانت اور جماعت کی پیش کردہ شرائط تسلیم کئے جانے پر مناظرہ طے ہوا۔ ہرچند کہ مناظرہ تامل زبان میں تھا مولانا محمد عمر صاحب اور مولوی ایوب صاحب ہماری طرف سے مقرّر تھے۔ پاکستان سے حضور انور نے ازراہ شفقت مکرم مولانا دوست محمد شاہد اور خاکسار کو مناظرہ کرنے والے احمدی علماء سے تعاون کیلئے وہاں بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے غیر معمولی رنگ میں ویزہ جات کا انتظام فرمادیا۔ اور ہم وسط نومبر 1994ء میں لاہور سے دلّی پہنچے۔ جہاں مناظرہ کی تیاری کے سلسلہ میں کتب خانوں میں جاکر ضروری کتب وغیرہ اکٹھی کیں۔ دلّی سے مدراس تک کا سفر بذریعہ ایئر انڈیا طے ہوا۔ جہاں سے بذریعہ ریل 5/6 گھنٹے کا سفر کرکے کوئمباتور پہنچے۔ جاتے ہی مناظرہ کے لئے حکمت عملی طے کی گئی جو اگلے دن شروع ہونا تھا یہ مناظرہ 21 نومبر سے 29 نومبر نو دن جاری رہا جس کا انتظام وہاں کے ایک مقامی ہوٹل کے ہال میں تھا۔ تینوں موضوعات پر تین تین دن بحث ہوئی۔ مناظرہ کی مکمل ریکارڈنگ ہوئی۔ فریقین کے 25-25 افراد تحریری اجازت نامہ کے ذریعہ اندر جاتے تھے۔ یہ مناظرہ خوب ہوا۔ روزانہ کی رپورٹ اوراگلے دن کے موضوع کا مواد ہم رات کو باہم بحث و تمحیص کے بعد تیار کرلیتے اور مع تفصیلی فہرست دلائل (آیات واحادیث) حضور کی خدمت میں لندن بغرض دعا ورہنمائی بذریعہ فیکس بھجوا دیتے۔ حضور انور کمال شفقت سے تفصیلی رہنمائی فرماتے حتیٰ کہ دلائل میں پیش کی جانے والی آیات تک کی معین ہدایت فرماتے۔ مخالف مناظر کی بحث اور اعتراضات کے جواب مولوی صاحب موصوف اور خاکسار ساتھ ساتھ نوٹ کرلیتے اور مختصر حوالہ یا جواب چٹ پر لکھ کر مقرر مناظر کو دیتے رہتے۔ اس طرح ہمارے علماء کو تسلی بخش جواب پیش کرنے میں سہولت ہوتی۔ ہمارے پاس معدودے چند کتابیں تھیں جب کہ مخالف مناظر کتابوں کا ٹرک بھر کے ہمراہ لائے تھے اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ ہم نے ان کی پیش کردہ بعض روایات اوران کے راویوں کا غیر ثقہ ہونا خود ان کی لائی ہوئی کتابوں سے ثابت کردیا۔ جس سے وہ بہت سراسیمہ ہوئے۔

مناظرہ میں جماعت کی غیر معمولی علمی برتری اور دلائل کے میدان میں دشمن کے لاجواب ہونے اوراس کی پسپائی پر حضور اس قدر خوش ہوئے کہ مناظرہ میں شامل ہم پانچ خدام کیلئے دس ہزار روپیہ انعام بھجوایا۔ اور بے شمار دعائیں اس پر مستزاد تھیں۔ الحمد للہ کہ اس مناظرہ کے بعد کوئمباتور کے علاقہ میں بیعتوں کا رجحان بڑھا اور جماعت وہاں پھلنے پھولنے لگی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اس کے بعد جب بھی ہمارے یہاں تشریف لائے وہاں کی ترقی اور پھیلاؤ کا ذکر فرماتے رہے۔

مناظرہ کے بعد حضور انور کا ارشاد ملا کہ ہم دونوں ہندوستان کا دورہ کریں اور جماعتوں کو دعوت الی اللہ کی مہم چلانے کے لئے تیار کیا جائے۔ چنانچہ مزید تین تین مقامات کے ویزے مل سکے ان کے مطابق مولوی صاحب موصوف حیدرآباد، دکن، بنگلور اور بمبئی تشریف لے گئے اور خاکسار کے سپرد اُڑیسہ بھنیشور، کیرنگ اور کلکتہ وغیرہ ہوئے مناظرہ سے واپسی پر قادیان میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مناظرہ کی روداد ہم دونوں نے سنائی۔ مزید سعادت یہ کہ اس سال قادیان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت ہم دونوں کو اپنا نمائندہ مقرر فرماتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ مولوی صاحب موصوف 23 دسمبر کو معائنہ انتظامات جلسہ میں حضور انور کی نمائندگی کریں گے اور خاکسار کو حضور نے جلسہ سالانہ قادیان کے بعد اپنی نمائندگی میں 29 دسمبر کو ہونے والی مجلس شوریٰ بھارت کی صدارت کے لئے ارشاد فرمایا جس کی تعمیل کی توفیق اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے بھی کمال شفقت اور محبت کا سلوک ان عاجز نمائندوں سے فرمایا اور حسب ارشاد حضور ہم سے خدمات لیں۔ الغرض یہ سفر ایک تاریخی یادوں کی بارات بن گیا۔ قدم قدم پر مولوی صاحب موصوف کی دلچسپ باتیں اب بھی یاد آتی ہیں۔ مولانا کے ساتھ کئی علمی میٹنگز اور کمیٹیوں میں بھی مل بیٹھ کر تحقیق کے نادر مواقع میسر آئے۔

حضرت خلیفہ رابع نے مسند خلافت پر بیٹھتے ہی ''خلافت امام حسن پر تحقیق'' کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی جس میں مولوی صاحب کی بھی معیت رہی۔ اس کمیٹی کی جس رپورٹ پر حضور نے صاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ خود حضرت امام حسن بھی اپنے آپ کو خلیفہء راشد نہ سمجھتے تھے کیونکہ انہوں نے بیعت کرنے والوں سے اس شرط پر بیعت لی تھی جس سے میری جنگ اس سے تمہاری جنگ اور جس سے میری صلح اس سے تمہاری صلح ہوگی۔ انہوں نے رسول ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مصالحت کی خاطر اور محض امّت کو فساد سے بچانے کیلئے وقتی وعارضی قیادت قبول کی تھی۔ اس لئے چھ ماہ بعد ان کے قیادت چھوڑ دینے اور امیر معاویہ کے ساتھ مصالحت سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ خلیفہ مستعفی ہوسکتا ہے۔

1992ء میں حضور نے قرأت فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ پر خاکسار کے نام ایک مکتوب میں اس مسئلہ پر غور کرکے رپورٹ بھجوانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ اس میں بھی مفتی سلسلہ اور دیگر علماء کے علاوہ مولانا دوست محمد شاہد صاحب بھی شامل تھے۔ جس کی متفقہ رپورٹ حضور کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ جو حضور نے منظور فرمائی۔

1998ء میں ایک اور کمیٹی حضرت خلیفہ رابع نے بنات رسول ﷺ کی تحقیق کے لئے مقرر فرمائی۔ جس میں مولانا دوست محمد شاہد کو بھی رکن مقرر فرمایا۔ زیر بحث موضوع یہ تھا کہ حضرت فاطمہ الزہراء کے علاوہ دیگر بیٹیوں کا ذکر احادیث میں کتنا ہے۔ اور اگر کم ہے تو کیوں؟ خاکسار نے بطور کنویز مولوی صاحب موصوف اور دیگر علماء کے تعاون واتفاق رائے سے اس کی رپورٹ تیار کرکے حضور کی خدمت میں پیش کی۔ اس رپورٹ میں اسلامی موجود لٹریچر سے رسول ﷺ کی صاحبزادیوں کے بارہ میں جملہ حوالے اکٹھے کئے گئے۔ جو بعد میں جماعتی لٹریچر میں بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوئے۔ الغرض مولوی صاحب کی خدمات کا سلسلہ طویل ہے جس کی حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 2009ء میں نشاندہی فرمائی تھی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی زندگی خلافت سے محبت، اطاعت اور اپنے مقصد کی آئینہ دار تھی۔ آخری بیماری تک باوجود کمزوری اور ضعیف العمری کے نہایت باقاعدگی سے دفتر آتے رہے اور آخری سانس تک اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی دُھن انہیں لگی رہی، اور وہ فائز المرام ہو کر اپنے مولا کے حضور واپس لوٹے۔ خلافت ثانیہ سے خلافت خامسہ تک چار خلفائے احمدیت کا بابرکت زمانہ پایا اور ان سب سے خوشنودی کی سند حاصل کی۔ اس سے بڑھ کر نیک انجام کیا ہوسکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں آپ کی خدمات دینیہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''آپ تاریخ احمدیت کا ایک باب تھے اور ایک ایسا روشن وجود تھے جو احمدیت ...... کی روشنی کو ہر وقت جب بھی موقع ملے دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں رہتا ہے...... میں ان کو کہا کرتا تھا کہ وہ تو ایک انسائیکلو پیڈیا ہیں...... بہت ہی بے نفس اور اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ دین کی خاطر صرف کرنے والے بزرگ تھے ...... خلافت سے انتہا کا تعلق تھا...... ایک عالم باعمل کہلانے کے حقدار تھے...... بڑی ہی علمی و ادبی شخصیت تھے اور روایتی رکھ رکھاؤ والے آدمی تھے اور تحریر وتقریر میں ایک خاص ملکہ تھا۔''

حضور انور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے یہ عہد کیا تھا کہ ''ایک واقف زندگی کی حیثیت سے ہمیشہ دن رات خدمت میں مشغول رہوں گا'' اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے آخری وقت تک اس عہد کو نبھایا ہے۔''

(الفضل 13 راکتوبر 2009ء)

وفاداری بشرط استواری اصل ایمان ہے

⁂

مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب

مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شفقت

خاکسار کو بھی ڈاکٹر صاحب سے علاج کروانے کا موقعہ ملا آپ کی شفقت کا نظارہ خود دیکھا ہے۔

ایک دفعہ خاکسار کے پیٹ میں سخت درد ہوا اور خاکسار آپ کے ہسپتال میں جا پہنچا۔ مکرم عبدالرحمان صاحب مربی سلسلہ خاکسار کے ساتھ تھے۔ چنانچہ سیدھے آپ کے کلینک میں چلے گئے۔ خاکسار کا تعارف مکرم مربی صاحب نے کروایا۔ آپ نے خاکسار کو سیدھا لیٹنے کا فرمایا اور خاکسار کا تفصیلی چیک اپ کیا اور پھر فرمایا کہ کچھ ٹیسٹ کروالیں اس سے صحیح پتہ چل جائے گا اور ساتھ ہی اپنے ہسپتال سے ٹیسٹ فری کروائے خاکسار جب ان ٹیسٹوں کا رزلٹ ساتھ لے کر دوبارہ حاضر ہوا تو ظاہر ہے دل کا معاملہ تھا اور مجھے کچھ خوف بھی تھا۔ مگر جس پیارے انداز سے آپ نے اس خوف کو بھانپ کر خاکسار کو مبارکباد دی وہ آج بھی مجھے نہیں بھولتی۔ فرمایا کہ مبارک ہو آپ کا دل تو بہت ٹھیک ہے۔ گیس کا پرابلم ہے یہ دوائیں استعمال کریں آرام آجائے گا۔ خاکسار جب کلینک سے باہر نکلا تو یہ پیارا سا شعر پڑھا جو کہ آپ کے ہسپتال کی زینت بنا ہوا تھا ؎

ساری دنیا کے مریضوں کو شفا دے یا رب
آج معلوم ہوا ہے کہ علالت کیا ہے

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس انداز سے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

⁂

مرسلہ: مجلس خدام الاحمدیہ مقامی

ٹریفک، چند بنیادی امور

ان کا خیال رکھنے میں ہی آپ کی سلامتی ہے

بچپن میں ہم چیونٹیوں کی قطار میں چلنے والا سبق پڑھتے اور سنتے آئے ہیں، اس وقت سے ہی ہمیں نظم وضبط اور قطار باندھنے کے بارہ میں سکھایا اور بتایا جاتا رہا ہے۔ ہمارا دین بھی اس بارہ میں ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو ایک ترتیب اور نظام کے ساتھ جوڑا ہوا ہے۔ نقصان اس وقت ہوتا ہے جب بگاڑ پیدا ہو اور یہ بگاڑ اکثر اوقات ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے پیدا ہوجاتا ہے۔ ہماری ذرا سی غفلت ، لاپرواہی سے کوئی حادثہ رونما ہوسکتا ہے یا جان بھی جا سکتی ہے۔

مہذب دنیا میں ٹریفک کا نظام مرکزی حیثیت رکھتا ہے، سڑک پر چلنے والی ہر ایک چیز ٹریفک کہلاتی ہے۔ جب ہم گھر سے نکل کر سڑک پر آجاتے ہیں تو ہم بھی اس ٹریفک کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اس وقت ہمیں ٹریفک کے جملہ اصولوں پر عمل کرنا چاہئے۔ ربوہ جو کہ دنیا کے لئے ایک مرکزی حیثیت اختیار کر رہا ہے اور یہاں پر رہائشی احباب نہایت سمجھدار اور پڑھے لکھے ماحول سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا انہیں سب سے زیادہ ٹریفک کے اصولوں کو اپنانا چاہئے۔ اس ضمن میں چند بنیادی ہدایات درج ذیل ہیں۔

☆ جب سڑک پر پیدل چلیں تو ہمیشہ فٹ پاتھ پر چلیں اور اگر فٹ پاتھ موجود نہ ہو تو سڑک سے ایک طرف ہٹ کر کنارہ پر، ٹریفک کا دھیان رکھتے ہوئے انتہائی دائیں طرف پیدل چلنا چاہیے۔

☆ یہ ضروری نہیں کہ ٹریفک پولیس والا موجود ہو تو ٹریفک قوانین کی پابندی کرنی ہے، جب ہم ٹریفک میں ہوں تو ہمیں از خود قانون کے مطابق چلنا چاہئے اور یہ بات ہر لحظہ ہمارے ذہن نشین رہنی چاہئے کہ ٹریفک پولیس والا خواہ ہمیں دیکھ رہا ہو یا نہ دیکھ رہا ہو خدا تعالیٰ کی ذات بہر حال ہمیں ہر وقت دیکھ رہی ہے۔

☆ بچے عام طور پر سائیکلوں پر سوار ہوتے ہیں اور بعض دفعہ تیز رفتاری سے سائیکل چلا رہے ہوتے ہیں جو کہ کسی صورت خطرے سے خالی نہ ہے لہٰذا سڑک پر مناسب رفتار سے سائیکل چلائیں، سکول جاتے وقت اور آتے وقت بڑی سڑک کو احتیاط سے کراس کریں، دائیں اور بائیں اچھی طرح دیکھیں کہ کوئی بڑی گاڑی تو نہیں آرہی۔ زیادہ بہتر ہے کہ بڑی سڑک کراس کرتے وقت سائیکل سے اتر جائیں یا کسی بڑے کی مدد سے سڑک کراس کریں۔

☆ ربوہ میں بہت سے بچے رکشوں پر سکول جاتے ہیں۔ رکشہ ڈرائیور اور ویگن مالکان زیادہ پیسوں کی لالچ میں تین تین گنا زیادہ سواریاں بٹھاتے ہیں۔ اور اکثر بچے پائیدان کے ساتھ لٹکے ہوتے ہیں۔ والدین کوشش کریں کہ ایسا نہ ہو اور نہ ہی ڈرائیور حضرات کو ایسا کرنے دیں۔ بعض اوقات بچے بھی کھڑے ہونے کی ضد کرتے ہیں، انہیں سختی سے اس بارہ میں سمجھانا چاہئے۔

☆ ٹریفک کے قوانین اور جملہ نشانات ہماری راہنمائی کے لئے ہوتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم ان نشانوں کے بارہ میں معلومات حاصل کریں اس بارہ میں دوسروں کو بھی سکھائیں، اس میں یکطرفہ ٹریفک، دوطرفہ ٹریفک، دائرہ، زیبرا کراسنگ، بس سٹاپ، ہسپتال وغیرہ شامل ہیں۔ اس بارہ میں تفصیلی معلومات ٹریفک کے دفاتر، لائبریری اور انٹرنیٹ سے لی جاسکتی ہے۔

☆ گاڑیوں میں بیٹھ کر شرارتیں کرنا یا سر اور بازو باہر نکالنا بظاہر معمولی شرارت لگتی ہے لیکن یہ معمولی شرارت عمر بھر کے لئے معذور یا اپاہج بنا سکتی ہے۔

☆ چلتی ہوئی گاڑی پر کبھی بھی بھاگ کر سوار نہ ہوں۔ ہمیشہ اس کے اچھی طرح رکنے کا انتظار کریں۔ اکثر ایسی کوشش میں لوگ توازن برقرار نہیں رکھ پاتے اور گر جاتے ہیں۔ اس دوران پیچھے سے آنے والی کوئی گاڑی کچل سکتی ہے۔ اسی طرح چلتی ہوئی گاڑی سے کبھی بھی اترنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔

☆ سڑک یا سڑک کے کناروں پر مت کھیلیں اس سے ٹریفک میں خلل پڑتا ہے اور کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آسکتا ہے۔

☆ اکثر گلی کوچوں میں احباب کوڑا وغیرہ یا تعمیر کا ملبہ پھینک دیتے ہیں ایسی چیزیں نہ صرف بری لگتی ہیں بلکہ اس کے نتائج بھی خطرناک ہوتے ہیں۔

☆ پالتو جانوروں کو احتیاط سے باندھ کر رکھنا چاہئے۔ کھلے جانور اگر سڑکوں پر پھریں گے تو اس سے ٹریفک کا نظام متاثر ہوتا ہے۔

☆ گاڑی چلاتے وقت بار بار ہارن بجانا یا پریشر ہارن استعمال کرنا یا ٹیپ وغیرہ اونچی آواز میں لگانا انتہائی معیوب حرکات ہیں۔ یہ نہ صرف صوتی آلودگی کا سبب بنتا ہے بلکہ ٹریفک کے حادثات کا بھی سبب بن سکتے ہیں۔

☆ گاڑی چلاتے وقت موبائل سننا یا SMS کرنا بہت زیادہ خطرناک ہوسکتا ہے۔ اس دوران آپ گاڑی چلانے سے غافل ہوجاتے ہیں اور حادثہ کے لئے ذرا سی ہی غفلت درکار ہوتی ہے۔

☆ ہمارے شہر ربوہ میں اقصیٰ روڈ پر صبح سکول کے اوقات میں اور چھٹی کے اوقات میں اڈے سے اقصیٰ چوک تک ٹریفک جام کا مسئلہ رہتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک بہت جلدی پہنچنے کی کوشش کرتا ہے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی اس کوشش میں سڑک پر ٹریفک جام ہوجاتا ہے۔ اگر ہم نظم وضبط سے کام لیں اور ایک ترتیب کے ساتھ، دھیمی رفتار کے ساتھ، اپنی سائیڈ پر، اپنی گاڑیوں کو چلائیں تو اس مسئلہ سے نجات مل سکتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی تعلیم کا عملی مظاہرہ اور نمونہ پیش کریں۔ احتیاط سے ڈرائیونگ کریں اور ٹریفک کے قانون Give way کے قانون پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کو راستہ دیں۔ یہ ہمارے شہر کی مین روڈ ہے اس لئے اس پر ہرگز اوورٹیک نہ کریں، بازار کے راستے میں یا دکانوں کے سامنے گاڑیاں ہرگز پارک نہ کریں۔ حتی الامکان کوشش کریں کہ نزدیکی محلّہ جات سے آنے والے احباب وخواتین خریداری کے لئے بازار پیدل تشریف لائیں۔

☆ رش کے اوقات میں نکلتے وقت بازار کے راستہ کے علاوہ ذیلی راستے استعمال کریں اس سے بھی رش کم ہوسکتا ہے۔

☆ پھاٹک بند ہونے کے دوران صبر کا مظاہرہ کریں Over take یا wrong crossing کرتے ہوئے ٹریفک جام کا سبب نہ بنیں۔ بلکہ صبر وتحمل کے ساتھ اپنی سائیڈ پر ترتیب کے ساتھ پھاٹک کھلنے کا انتظار کریں۔ پھاٹک کھلنے کے بعد اپنی باری کا انتظار کریں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں۔ بزرگوں اور بیماروں کو ضرور راستہ دیا کریں۔

☆ Round About کی ہمیشہ پابندی کریں چاہے اس وقت کوئی ٹریفک نہ ہو۔ جب آپ اقصیٰ چوک میں داخل ہو رہے ہوں تو اپنی بائیں طرف سے آنے والی ٹریفک کو ہمیشہ راستہ دیں۔ اسی طرح چوک میں پہلے سے موجود گاڑیوں کو راستہ دیں۔ چوک میں داخل ہوتے وقت اور موڑ کاٹتے وقت ہمیشہ رفتار آہستہ رکھیں۔

☆ بعض احباب سڑک کے عین بیچ میں اپنی گاڑیاں پارک کر کے کسی دکان پر خریداری کرنے چلے جاتے ہیں اور اس دوران ان کی اس حرکت کی وجہ سے ٹریفک جام ہونا شروع ہوجاتی ہے۔

☆ ڈرائیونگ کے لئے نکلتے وقت اپنی گاڑی کے کاغذات، ڈرائیونگ لائسنس پاس رکھیں نیز اپنی گاڑی کی نمبر پلیٹ قانونی طور پر درست لگوائیں۔

☆ آجکل نوعمر خدام کی طرف سے موٹر سائیکلوں پر تیز رفتاری کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ والدین کو چاہئے کہ 18 سال سے کم عمر کے بچوں کو موٹر سائیکل یا گاڑی چلانے کے لئے مت دیں۔ ایسا قانوناً بھی جائز نہیں ہے۔ بعض خدام اور سینئر اطفال موٹر سائیکل کی ریس لگانے، تیز رفتاری کا مظاہرہ کرنے اور ون ویلنگ کرنے میں ملوث ہوتے ہیں۔ تیز رفتاری اور ون ویلنگ کی وجہ سے بڑے شہروں میں روزانہ حادثات کا ہونا معمول ہیں۔ ربوہ میں بھی ایسے کئی حادثات ہوچکے ہیں۔ اپنے بچوں کو ایسی لغویات میں ہرگز ملوث نہ ہونے دیں۔

☆ ہم چاہے پیدل ہوں یا سواری پر ہوں۔ ٹریفک کا حصہ بننے کے بعد ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم جملہ ٹریفک قوانین کی ہمیشہ پابندی کیا کریں۔ اور اس دوران صبر اور تحمل کے ساتھ دوسروں کی تکلیف کا احساس کریں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ اہالیان ربوہ کو ان باتوں کو نہ صرف سمجھنے بلکہ عمدہ طریق پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

اپنے بیٹے کی طرح ......

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی نوع انسانی سے ہمدردی اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے کی جانے والی خدمات کا اعتراف ہر ایک خواہ اپنا ہو یا غیر برملا طور پر کرتا ہے۔ سو کچھ ایسے ہی مشاہدات کا تذکرہ عاشق حسین بٹالوی نے اپنی کتاب ہماری قومی جدوجہد ہر چہار حصص میں کیا ہے۔ اس کتاب سے اخذ کئے گئے چند اقتباسات قارئین کی نذر کرتا ہوں۔ تحریر کرتے ہیں

’’چودھری صاحب نے بڑی متنوع، ہمہ گیر اور بھرپور زندگی بسر کی ہے۔ خدا نے انہیں ایک دقیقہ رس ذہن اور بے مثال نطق کے علاوہ ایسی صلاحیت بھی عطا کی ہے جس کے طفیل انہیں بیک وقت بادشاہوں اور درویشوں دونوں کا قرب حاصل رہا ہے۔ چودھری صاحب نے انگریزی حکومت کے زمانے میں بھی انتہائی عروج پایا اور پاکستان بننے کے بعد بھی انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ مناصب حاصل ہوئے۔ اس لحاظ سے میں انہیں گویا مخضرمین میں شمار کرتا ہوں‘‘۔

(ہماری قومی جدوجہد صفحہ 20-21)

اسی طرح اسی کتاب کے صفحہ 318 پر قائداعظم محمد علی جناحؒ کی ایک تقریر جس میں انہوں نے سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق اپنے احساسات کا ذکر کیا کے کچھ حصہ کا ترجمہ درج ہے۔ یہ تقریر قائداعظم محمد علی جناحؒ نے ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان 1932ء میں ہونے والے ایک تجارتی معاہدے پر بحث کے دوران مرکزی اسمبلی کے ایوان میں کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا

’’اس موضوع پر مزید کچھ کہنے سے قبل میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان کو ہدیۂ تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ...... ہیں۔ اور یوں کہنا چاہیے کہ گویا اپنے بیٹے کی تعریف کر رہا ہوں۔‘‘

(مرسلہ: لقمان احمد شاد صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ محترمہ مہوش عابد صاحبہ ٹاؤن لاہور لکھتی ہیں۔ میرے ماموں مکرم مبشر احمد قریشی صاحب جرمنی کی اہلیہ محترمہ کو گرنے کی وجہ سے سر پر شدید چوٹ آئی ہے۔ بیہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ عصمہ فاروق صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا فاروق جاوید صاحب لاہور کو گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم عبدالقادر باجوہ صاحب حلقہ وحدت کالونی لاہور کی ہمشیرہ محترمہ دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بائی پاس متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم خلیل احمد صاحب ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو دل کی تکلیف ہے۔ بائی پاس آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمد ظفر اقبال ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ وحدت کالونی لاہور کا نواسہ محمد احمد واقف نو کو ایک تکلیف دہ بیماری لاحق ہوگئی ہے جس کی وجہ سے اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہتا۔ اس بیماری کو لاعلاج قرار دیا جارہا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔ میرے نسبتی بھائی مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو سانس کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں کمر میں شدید درد ہے۔ وزن بھی کم ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

فوری رابطہ کریں

❁ مکرم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری مرحوم کے کوئی قریبی رشتہ دار ہوں تو خاکسار سے رابطہ کریں مکرم موصوف کی کتاب تفسیر سورۃ یٰسین کی اشاعت کے سلسلہ میں بعض معلومات درکار ہیں۔

صفدر نذیر گولیکی مربی سلسلہ 8/34 دار العلوم شرقی نور ربوہ

فون 047-6215882-03336706649

تقریب آمین

❁ مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم عفان احمد صاحب ابن مکرم وسیم احمد صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 30 جنوری 2010ء کو ایک میرج ہال سیالکوٹ میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ بچے کے چچا مکرم عبدالستار صاحب نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی بچہ مکرم عبدالقدوس صاحب سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم میاں عبدالحی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کے سینہ کو قرآن مجید کے نور سے منور فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر کی ایک مخلص اور نیک خاتون محترمہ رفاقت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظہور احمد صاحب مرحوم مورخہ 3 فروری 2010ء کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ کچھ عرصہ سے پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا تھیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ نماز باقاعدہ اور پابندی کے ساتھ ادا کرتیں۔ جمعۃ المبارک بیت الذکر میں جاکر پڑھتیں مثالی مہمان نواز تھیں۔ مرکزی مہمانوں کی دل کھول کر ضیافت کرتیں محلّہ داروں، ہمسایوں اور رشتہ داروں سے بڑے لطف سے پیش آتیں۔ سب کے دکھ سکھ میں پہنچ جاتیں۔ اپنے عزیزوں کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں میں بھی آپ کا بڑا وقار اور پیار تھا۔ آپ کسی سے نہ لڑتیں نہ جھگڑتیں بلکہ اگر کوئی ناراض ہو جاتا تو صلح کیلئے خوش خوش چلی جاتیں اور معذرت کر لیتیں۔ مرحومہ کے خاوند بیس سال قبل وفات پاگئے تھے۔ چھ بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑ گئے تھے مرحومہ نے سب بچوں کی اچھی تربیت کی اور اولاد کو باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ چندہ جات کی ادائیگی کو فرض خیال کرتی تھیں فصل آنے پر بچوں کو سب سے پہلے چندہ جات کی ادائیگی کیلئے کہتیں جب چندہ دے کر رسیدیں گھر آ جاتیں تو کہتیں لو اب یہ اجناس بابرکت ہوگئیں۔ عیدوں پر غربا کا خیال کرتیں اور خاص کر یتیموں کا، ان کے لئے عیدی کا سامان بھجواتیں بعض گھروں میں خود جاکر عیدی دے کر آتیں۔ خلافت کی شیدائی تھیں خلفاء سلسلہ کے خطبات بڑی توجہ اور شوق سے سنا کرتیں اور اولاد کو بھی سستی نہ کرنے دیتیں۔ مرحومہ کے دو بیٹے نظام وصیت میں شامل ہیں۔ ایک بیٹے مکرم رانا زاہد ظہور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ 166 مراد اور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کی حیثیت سے خدمت دین کی سعادت حاصل کر رہا ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ کی بے حد خدمت کی ہے۔ 3 فروری کو ہی موصوفہ کی نماز جنازہ مکرم محمود احمد صاحب وڑائچ مربی ضلع بہاولنگر نے پڑھائی اور اسی روز مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں اولاد میں جاری رہیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم یعقوب احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ شعبہ تربیت نومبائعین اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری بشیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم اللہ دتہ بھٹی صاحب ساکن کلسیاں ضلع شیخوپورہ مورخہ 12 فروری 2010ء کو بعمر 84 برس خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ نے 79-1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی اور تادم آخر اپنے اس عہد پر تمام تر مخالفت کے باوجود قائم رہے اور خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا اور اطاعت کا تعلق قائم رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کی پابندی کرنے والے اور نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرنے والے تھے۔ اولاد کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ صلہ رحمی اور غریب پروری آپ کا نمایاں وصف رہا۔ مقامی جماعت میں بطور زعیم انصاراللہ بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 12 فروری کو ہی 5:30 بجے محترم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور خاندانی قبرستان میں قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 3 بیٹے 2 بیٹیاں 11 پوتے 3 پوتیاں 3 نواسے اور 2 نواسیاں شامل ہیں۔ احباب سے ابا جان مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے نیز پسماندگان کیلئے صبر جمیل اور مرحوم کی تمام نیکیوں کو زندہ رکھنے کیلئے بھی دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم میاں اقبال احمد صاحب
ایڈووکیٹ راجن پور

نڈر احمدی، معروف قانون دان اور خادم سلسلہ امیر ضلع راجن پور مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ کو 25 فروری 2003ء بروز منگل نامعلوم افراد نے آپ کے گھر میں فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 61 سال تھی۔

آپ 23 اپریل 1961ء کو بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔ 1970ء میں نظام وصیت میں منسلک ہوئے۔ 1971ء میں نائب امیر ڈیرہ غازی خان بنے۔ 1980ء میں راجن پور ضلع بنا تو آپ امیر ضلع راجن پور مقرر ہوئے۔ درمیان میں 3 سال کے علاوہ تادم شہادت آپ امارت ضلع کے عہدہ پر فائز رہے۔ مجالس شوریٰ میں بھرپور نمائندگی کرکے آراپیش کرتے۔ اسیر راہ مولیٰ کا شرف حاصل تھا اور جماعتی اسیروں کے مقدمات کی پیروی کی توفیق پاتے رہے۔ 27 فروری 2003ء آپ کا جنازہ اور تدفین ربوہ میں ہوئی۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

سیرت ظفر محمد ظفر

❁ خاکسار اپنے والد محترم ظفر محمد ظفر صاحب کی سیرت وسوانح پر کتاب مرتب کرنا چاہتا ہے۔ احباب کے پاس ان کی یادوں پر مشتمل واقعات یا تصاویر ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوادیں۔ تصاویر بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ اسی طرح اہل علم اور اہل قلم احباب سے ان کی شاعری اور ان کی سیرت وکردار کے متعلق تحریر کرنے کی درخواست ہے۔

ناصر احمد ظفر بلوچ ہاؤس عقب فضل عمر ہسپتال دار الصدر شرقی طاہر ربوہ فون گھر: 0476211453
دفتر: 0476215800 فیکس: 0476211212
موبائل: 0334-6366126,0336-7055739

ولادت

❁ مکرم ڈاکٹر عبدالشکور میاں صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ سمن آباد لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دوسرے بیٹے مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب و بہو مکرمہ ھبۃ الناصر صاحبہ سمن آباد لاہور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 8 اکتوبر 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بچی کا نام ازراہ شفقت ثمرین احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ جو مکرم محمد انعام صاحب صدر حلقہ شاہ تاج شوگر ملز کالونی منڈی بہاؤالدین کی نواسی اور مکرم حافظ چوہدری عبدالستار صاحب مرحوم سمن آباد لاہور کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو درازی عمر والا، نیک قسمت، خادمہ دین اور خاندان کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خبریں

ججوں کی تعیناتی کا حتمی فیصلہ پارلیمانی کمیشن کرے گا

پارلیمانی آئینی کمیٹی کے اجلاس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ ججوں کی تعیناتی کا حتمی فیصلہ پارلیمانی کمیشن کرے گا، کمیشن کی سربراہی ایسے چیف جسٹس کو ملے گی جس نے کبھی پی سی او کے تحت حلف نہ اٹھایا ہو، جوڈیشل کمیشن ہر آسامی کیلئے تین نام تجویز کرے گا۔ وزیراعظم ایک نام چن کر 8 رکنی پارلیمانی کمیشن کو بھیجیں گے۔ پارلیمانی کمیشن میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں حکومت اور اپوزیشن کی مساوی نمائندگی ہوگی، کمیشن دوتہائی اکثریت سے نام منظور یا مسترد کر سکے گا۔

شوکت ترین کا استعفیٰ منظور

وزیرخزانہ شوکت ترین نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے ان کا استعفیٰ منظور کرلیا ہے۔ وزیراعظم نے ملک کی گرتی ہوئی معیشت کو سنبھالنے کیلئے شوکت ترین کی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ جب بھی ضرورت پڑے گی تو شوکت ترین حکومت کو ایڈوائس دیتے رہیں گے۔ نسیم بیگ مرزا اتوار کو مشیر خزانہ کا حلف اٹھائیں گے۔ حکام کے مطابق وزیرمملکت مخدوم شہاب الدین کو وزیرخزانہ بنانے پر غور کیا جارہا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔فروری	
طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:05

الفضل روم کولر

جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹرکولر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔

فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760

فون نمبر: 042-5114822,5118096

انسانیت کی محبت سے خالی دل ایک غار ہے

جلدی سونے۔ جلدی جاگنے اور کم کھانے سے صحت عقل اور دولت ملتی ہے

حکیم منور احمد عزیز چک چھٹہ والے

دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ 047-6214029,0334-6201283

www.enlivensolution.com

MOODY INTERNATIONAL

UKAS QUALITY MANAGEMENT 014

enliven Solutions

Architecture I Interior I Furniture

7 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.

Tel:+9242 6610114-115, 0321 8487933 live@enlivensolution.com

WEDDING PARTY | EVERYDAY

SHARIF JEWELLERS

Rabwah SINCE 1952

Aqsa Road 6212515 6215455

Railway Road 6214750 6214760

www.sharifjewellers.com

AHMAD MONEY CHANGER

We Deal in All Foreign Currencies

You are always Welcome to:

PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11

Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh

Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore

Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480

Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

Formaly Jakarta Currency

PREMIER EXCHANGE

Exchange co.'B' PVT.LTD.

DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES

State Bank Licence No.11

Director: Adeel Manzar

Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690

Fax: 042-7568060,Mobil: 0333-4221419

Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

دارالصدر میں پلاٹ خریدنے کا سنہری موقعہ

دارالصدر شمالی میں ایک پلاٹ تقریباً 10 مرلے نزد کوٹھی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ برائے فروخت ہے

برائے رابطہ ربوہ: 0321-7712480

برائے رابطہ لاہور: 0300-8443234

UNIVERSAL

Voltage stabilizer

WITH MICRO PROCESSOR TECHNOLOGY UNIX

HERCULES

Proudly present 7 new models

صارفین کی ضرورت اور وولٹیج کی مزید کمی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو مدِنظر رکھتے ہوئے یونیورسل اپلائینسز پیش کرتے ہیں 7 نئے طاقتور ماڈل۔

A-15 Special DT
With Time Delay System
Features: Input/Output Meter
Details: 3 relay 2 meter
Watts: 1500
Input: 125V Output: 220V

A-21 Special
Features: Input/Output Meter
Details: 4 relay 2 meter
Watts: 2100
Input: 75V Output: 220V

A-50 Special
With Circuit Breaker
Features: Input/Output Meter
Details: 3 relay 2 meter
Watts: 5000
Input: 125V Output: 220V

A+100 Special
Features: Input/Output Meter
Details: 4 relay 2 meter
Watts: 10000
Input: 75V Output: 220V

A++100 Special
Features: Input/Output Meter
Details: 5 relay 2 meter
Watts: 10000
Input: 50V Output: 220V

A-120
Features: Input/Output Meter
Details: 4 relay 2 meter
Watts: 12000
Input: 75V Output: 220V

A-120 Special
Features: Input/Output Meter
Details: 3 relay 2 meter
Watts: 12000
Input: 125V Output: 220V

A-120 Special
Features: Input/Output Meter
Details: 4 relay 2 meter
Watts: 12000
Input: 100V Output: 220V

ZAHID SHAKIR ELECTRONICS

ربوہ گرائمر سکول 27/1 دارالصدر شمالی ربوہ

داخلے جاری ہیں۔

کلاس نرسری تا پنجم محدود سیٹوں پر داخلے شروع ہیں

داخلہ فارم آفس سے دستیاب ہے

رابطہ کیلئے پرنسپل 047-6215676

0300-4426403,0336-6584691

اسلام آباد، راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں

HAROON'S

شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور

شوز۔ جیولری۔ بیگ

کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز

طالب دعا: عامر سجاد 042-5715591

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

FD-10

KOHISTAN STEEL

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

219 Loha Market Landa Bazar Lahore

Tel:+92-42-7630066,7379300

Mob:0300-8472141

Talib-e-Dua: Mian Mubarik Ali